خطبات

دارلامہ

خصوصی خطاب

بیان ۱

نماز پر اللہ کے وعدے

مصنف

محترم ریحان صاحب

خطبات

دارلامہ

بیان ١

خصوصی بیان - محترم ریحان صاحب

موضوع - نماز پر اللہ کے وعدے

مسجد - پیر محلہ شوپیان

وقت - بعد مغرب

اس کتاب کے اندر اصلاحی بیان اور خصوصی خطاب لکھے گئے ہیں
تمام لوگوں سے گزارش ہے کہ جب بھی اس کتاب کو پڑھے تو عمل کی نیت سے پڑھے
اور اس کتاب کو آگے شیئر کرکے اپنے لیے آخرت میں اجر عظیم رکھے
ان خصوصی خطابوں کو اپنی طرف منسوب کرنے کی اجازت نہیں ہے
اور نہ اس کتاب کو ایڈیٹنگ کرنے کی اجازت ہے

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ
ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

خطبات

دار لامہ

بیان ۱

الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضللہ ومن یضلل فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولٰنا محمدا عبدہ ورسولہ

فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ

ایمان کے بعد جو سب سے بڑی عمل ہے وہ نماز ہے ، اور نماز اللہ کے پروردگار ہونے کا اقرار ہے کہ اس کی دلیل یہ ہے کہ جب مجھے بلایا تو میں کاروبار چھوڑ کر آیا ، جب مجھے بلایا میں نیند چھوڑ کر آیا

میرے بزرگوں اور دوستوں اسی لئے ایمان کے بعد نماز دی گئی تاکہ انسان کی زندگی بن جائے اور انسان دن میں پانچ دفع یہ اقرار کرے کہ میرا پالنے والا میرا اللہ ہے ، میرے روزی کا تعلق مخلوق کے ساتھ نہیں ہے بلکہ اللہ کی ذات کے ساتھ ہے اور میری تمام ضرورتیں اللہ کے ساتھ وابستہ ہے

میرے بھائیوں واللہ یہ بات میں پورے ہوش میں کہہ رہا ہو کہ اللہ نے نماز اتنی بڑی چیز عطا فرمائی اس امت کو کہ دنیا کے سارے انسان اپنے تمام سازو سامان اور ٹیکونالجی سے وہ تمام کام نہیں کر سکتے جو ایک ایمان والا مرد یا ایک ایمان والی عورت دو رکعت نماز کے ذریعہ سے کرسکتی ہے

میرے بھائیوں میری باتیں سننے کی نہیں بلکہ یہ ارادہ کرے ان باتوں پر عمل کرکے ان باتوں کا یقین آپنے دل میں لائے گے

واللہ بہت ہی قیمتی باتیں بتا رہا ہو اگر یہ سمجھ آئے تو ہم کامیاب ہوجائے گے سنو میرے بھائی

دنیا کے سارے انسان مل کر آسمان سے بارش کو اتروا نہیں سکتے اور آنے والی بارش کو روک نہیں سکتے لیکن اللہ نے نماز میں یہ طاقت عطا فرمائی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جمعہ کے دن صحابہ آئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پانی کی کمی کی وجہ سے باغات سوکھ رہے ہے آپ دعا فرمائے، اور جب جمعہ کی نماز کے بعد دعا مانگی تو بارش اتنی شروع ہوئی کہ ایک ہفتے تک مدینہ میں بارش ہوتی رہی اور دوسری جمعہ آکر صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اب پانی تو بہت ہوا اب دعا کر دیجئے تو آپ نے دعا کی کہ اے اللہ اب بارش کو روک دیجئے تو مدینہ میں بارش بند ہوئی

میرے بزرگوں دوستوں
حضرت عمر رضہ کے زمانے میں قحط سالی ہوئی اور اس قحط سالی میں بہت نقصان ہو رہا تھا تو تمام ایمان والے ایک میدان میں گئے اور وہاں صلوۃ استسقاء دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد دعا مانگی اے اللہ تجھ سے ہم مغفرت طلب کرتے ہے اور تجھ سے پانی طلب کرتے ہے ابھی یہ ایمان والے اپنی بستیوں میں واپس نہیں پہنچے تھے کہ بادل میں سے آواز آئی کہ اے ابو حفصہ یہ ابو حفصہ حضرت عمر رضہ کی کنیت تھی تو بادل میں سے آواز آئی اے ابو حفصہ تمہارے پاس اللہ کی مدد آگئی اور بارش آگئی اور چند مہینوں کے اندر ساری قحط سالی دور ہوگئی

میرے بھائیوں یہ اللہ سے تعلق بنا تھا یہ نماز پر یقین بنا تھا کہ صحابہ اپنے نمازوں کے ذریعہ سے براہ راست اللہ کے خزانوں میں سے لینے والے بن گئے تھے

ایک صحابی سفر میں گئے تھے تو راستے میں ڈاکو نے پکڑ لیا اور ڈاکو نے کہاں میں تمہارا قتل کرو گا اور مال لوٹ لوگا تو میرے بزرگوں اس صحابی نے کہاں مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو ، اور جب اس صحابی نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے بعد دعا مانگی اے اللہ اس چور سے مجھے نجات دیجئے ، اتنے میں ایک گھوڑا سوار آیا اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور اس نیزہ سے اس نے اس ڈاکو کو ختم کیا ، تواس صحابی نے پوچھا کون ہے تو ، تو اس نے کہاں میں چوتھے آسمان کا فرشتہ ہو ، جب تم نے دعا مانگی تو آسمانی دنیا میں آسمان کے دروازے بجنے لگے اور مجھے اللہ نے تیری مدد کے لئے بھیجا

میرے محترم بزرگوں اور دوستوں
جو بھی لوگ ایسی نماز ادا کرے گے تو اللہ کا وعدہ ہے اللہ پاک ان لوگوں کی ضرور مدد فرمائے گا ،

اس لئے اللہ نے ہمیں یہ نماز عطا فرمائی ہے کہ ہم اپنی نماز کے ذریعہ سے براہ راست اللہ کے خزانوں میں سے لینے والے بن جائے اسی لئے ایمان کے بعد دوسرا بڑا شعبہ جو ہے وہ نماز کا ہے

اور جب ایمان اور نماز بنے گی پھر معاشرت بنے گی ، پہلے بنیاد ہوتی ہے اسی کے اوپر عمارت کھڑی ہوتی ہے تو ایمان اور نماز بنیاد ہے ، جب یہ دو بنیادیں بنے گی تو اب اس کے اوپر اسلام کی عمارت کھڑی ہوگی ، جس کی پہلی اینٹ معاشرت ہے ، اس لئے کہ اللہ پاک نے جیسے اپنے حقوق رکھے ہے ، ویسے ہی مخلوق کے حقوق بھی رکھے ہے ، اسی لئے اللہ نے دنیا کو تعلقات کی جگہ بنائی ہے ، ماں باپ ہے، بچے ہے ، بیوی ہے ، شوہر ہے ، بھائی بہن ہے ، حاکم ہے نوکر ہے ، وغیرہ، یہ سارے تعلقات ہے جو دنیا میں ہے

تو میرے بھائی جتنے تعلقات ہے اتنے حقوق ہے ، اور اللہ پاک نے حقوق کی لائن کو ایسا دیا ہے کہ جو آدمی کی چاہت ہے اللہ پاک نے دوسرے کو اس کا دین بنا دیا ،

ماں باپ کی چاہت یہ ہے بچے میرے وفادار ہو میرے خدمت گزار ہو اور بڑھاپے میں میرے کام آئے تو جو ماں باپ کی چاہت ہے اللہ نے وہ بچوں کا دین بنا دیا اور اس کے لئے بچوں کو کیا حکم ملا کہ تمہارے ماں باپ کی خوشی میں اللہ کی خوشی ہے اور تمہارے ماں باپ کی ناراضگی میں اللہ کی ناراضگی ہے

فرمایا باپ جنت کادروازہ ہے اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت ہے اور ان کے سامنے اف بھی نہیں کرنا ان سے زور سے بات نہ کرنا اور ان کے لئے ہر وقت دعا کرنا کہ اے اللہ تو میرے ماں باپ پررحم فرما جیسے کہ انہوں نے بچپن کے اندر مجھ پر رحم کیا

تو میرے محترم بزرگوں دوستوں جو ماں باپ کی چاہت ہے وہ بچوں کا دین بنایا ، کہ تمہارا جنت میں جانے کا راستہ ماں باپ کی اطاعت میں ہے

اور ماں باپ کے لئے بچوں کی ذمدرای کو دین بنایا ہ، ہاں میرے بھائیوں کہ بچوں کی چاہت یہ ہے کہ بچے اس وقت میں ناسمجھ ہے اچھے برے کی تمیز نہیں ہے اور بچوں کی چاہت یہ ہے کہ کوئی انکی سرپرستی کرے ، کوئی انکی دیکھ بال کرے کوئی انکی اچھی تربیت کرے تو اللہ پاک نے یہ ذمداری ماں باپ کو دی ہے

اسی لئے میرے بزرگوں اور دوستوں

جب بچہ پیدا ہوجائے تو ماں باپ کا حق ہے اس کا اسلامی نام رکھے اور بچے کی تربیت کا مسئلہ یہ ہے کہ اس بچے کے پیٹ میں حرام لقمہ نہ جائے اور جب حرام لقمہ نہیں جائے گا تو یہ بچہ نیک بنے گا ، ہاں بزرگوں دوستوں پہلے سے ہی بچے کی نگرانی شروع ہوگی، اب بچے نے بولنا شروع کیا تو سب سے پہلے اللہ کا نام سکھاؤ ، کلمہ سکھاؤ

اور پھر توڑا سا بڑا ہوا پڑھنے کے لائق اب اس کو استاد کے پاس بھیجوں اور قرآن حدیث کی تعلیم دو ، خالی ڈاکٹر اور انجینیر نہیں بنانا ہے بلکہ ماں باپ کی ذمداری ہے کہ اپنے بچے کو قرآن اور حدیث کی تعلیم دے اور اس پے چلنے کی تلقین بھی کرے ، اور آگر خالی ڈاکٹر اور انجینیر بنایا اور دین سے دور رکھا قرآن اور حدیث سے دور رکھا تو پھر ماں باپ نے بچے کا حق ادا نہیں کیا،

میرے بزرگوں اور دوستوں

جب ایک بچہ استاد کے پاس جاکر بسمہ اللہ پڑھتا ہے تو اللہ تعالی اس کے ماں باپ کے گناہوں کو معاف فرما دیتے ہے ، اب یہ بچہ اور بڑا ہوا تو فرمایا اب اس کی دینی تربیت کرو ، کیونکہ میرے بھائیوں بچے کی تربیت بچپن سے ہوتی ہے ، جیسے ایک درخت ہے زمین سے نکالتا ہے اگر تھوڑا سا اس وقت دھیان دیا جائے تو وہ سیدھا ہوگا چاہے اگر وہ اس وقت ٹیڑھا بھی ہو ، لیکن اب اگر یہی درخت بڑا ہوا آپ کتنی بھی محنت کرے گے تو اب یہ سیدھا نہیں ہو سکتا

اورجب پھر جوان ہوجائے تو دین داری کو دیکھ کر اس کی شادی کرنا یہ ماں باپ کی ذمداری ہے

تو میرے بھائیوں جو ماں باپ کی ذمداری ہے وہ بچوں کا دین بنایا اور جو بچوں کی ذمداری ہے وہ ماں باپ کا دین بنایا ، ایسے ہی ہر جگہ یہ بات شوہر میں ، بیوی میں ، بہنوں میں ، بھائیوں میں ، ایک دوسرے کی ذمداریوں کو دین بنایا تو جتنے بھی حقوق ہے ان حقوق کو جان کر زندگی گزارنا یہ بھی دین ہے اور جب حقوق پورے ہوگے تو گھر جنت کا نمونہ بن جائے گا ، جب حقوق ادا ہوگے تو محلے جنت کا نمونہ بن جائے گے ، اور جب حقوق ادا ہوگے تو شہر ملک قبیلوں کے اندر امن پھیلے گا ، ہر ایک کی جان ، ہر ایک کا مال محفوظ ہو جائے گا جب حقوق کی آدائیگی ہوجائے گی

تو میرے بزرگوں دوستوں حقوق کی ادائیگی کے ساتھ جینا ہے یہاں تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہے کہ ایمان والوں کی مثال ایک دوسرے کے ساتھ محبت کرنے میں ایک دوسرے کے کام آنے میں ایسی ہے کہ جیسے ایک جسم ہوتا ہے ، جسم میں سارے اعضاء الگ ہوتے ہے ہر ایک کی شکل الگ ہے ، ہر ایک کا کام الگ ہے ، لیکن اتنا زبردست جوڑ ہے کہ اگر چلتے ہوئے ٹھوکر لگ جائے تو پورا جسم اس کی تکلیف کو محسوس کرتا ہے اور اگر آدمی اچھا کھانا کھا لے یا رات کو سو جائے تو پورا جسم اس کی لذت اور راحت کو محسوس کرتا ہے ، ایسی ہی مثال ایمان والوں کی ہوتی ہے ، کہ کوئی بھی ایمان والا اپنے بھائی کے لئے برا نہیں سوچ سکتا ہے ، کوئی بھی ایمان والا اپنے بھائی کی عزت کو نہیں اچھال سکتا ہے اس لئے میرے بھائیوں یہ بنیادیں ہے دین کی ، یہ شعبے ہے دین کے ، کہ پورے حقوق کی آدائیگی کے ساتھ جینا، اور اسی طرح اپنی زندگی میں حلال اور حرام کی تمیز کر کے اور حلال کی محنت میں لگنا اور حرام سے اپنے آپ کو بچانا اس کے ساتھ جینا ،

وہ اس لئے کہ کھانے کا جیسا اثر ہوتا ہے ویسے ہی اچھے برے کا حلال اور حرام کا اثر ہوتا ہے ، اچھا کھانا کھائے تو آدمی کو خوشی محسوس ہوتی ہے اور طاقت بنے گی ، اور اگر سڑا ہوا کھانا دو چار دن کھایا تو برا محسوس ہوگا اور انسان بیمار ہوگا اور ویسے ہی حرام لقمہ پیٹ میں جائے گا تو اثر کئے ہوئے بغیر نہیں چھوڑے گا، ہاں میرے دوستوں حلال اور حرام کے اندر تاثیر ہے

ایک اللہ والے فرماتے ہے کہ میرے دعوت ایک لکڑی کاٹنے والے نے کی ، اور وہاں جاکر میں نے چند لقمے کھائے اور بہت دنوں تک مجھے تہجد پڑھنا نصیب ہوا اور عبادت کی لذت نصیب ہوئی ، اور بہت دنوں تک میرے اندر اچھائی کا جذبہ پیدا ہوا ، اور ایک برے آدمی نے میری دعوت کی اور وہاں جاکر میں نے چند لقمے کھائے ، اور بہت دنوں تک مجھے تہجد پڑھنا نصیب ہوا اور میری عبادت کی لذت بھی چھن گئی اور بہت دنوں تک میرے اندر برائی کا جذبہ پیدا ہوا

اس لئے میرے محترم بزرگوں اور دوستوں اپنی زندگیوں کو حلال اور حرام کی رعایت پر لانا کہ چاہئے تھوڑا ہو لیکن حلال کا ہو ، دنیا میں ہم اپنی خواہشات پوری کرنے کے لئے نہیں آئے ہے بلکہ ضرورت پوری کرنے کے لئے آئے ہے اور میرے دوستوں ضرورت کی حد ہوتی ہے اور خواہش کی حد نہیں ہوتی ، اور جب انسان ضرورت میں سے نکل کر خواہش میں چلا جاتا ہے تو حلال سے نکل کر حرام میں لگ جاتا ہے ،

ہاں بزرگوں اور دوستوں جب ایمان نماز معاشرت سہی ہوگی تو پھر زندگیوں میں اخلاق کے پھل لگے گے ، اور جب اخلاق زندگیوں میں آئے گے تو ساری دنیا اصلاح کی طرف ایسے آئے گی جس طرح ایک بھوکا کھانے کی طرف دوڑتا ہے اور ایک پیاسا پانی کی طرف آتا ہے ، اور جیسے دنیا کی کوئی طاقت بھوکے اور پیاسے کو نہیں روک سکتی ہے اسی طرح انسانیت کو اسلام کی طرف آنے سے پھر کوئی روک نہیں سکتا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ والوں سے فرمایا جاؤں ہم تم سے کچھ نہیں لے گے ہمارا اجر تو اللہ کے یہاں ہے اس لئے بزرگوں اور دوستوں جب بھی ہم کسی کے ساتھ بھلائی کرے تو ہم بھی یہ کہے کہ ہمارا اجر تو اللہ پاک دے گے ، ہر مسلمان مرد اور مسلمان عورت سے اللہ پاک ایسی زندگی گزارنے کا مطالبہ کرتے ہے ، قبر اور قیامت کے دن اسی زندگی کو دیکھا جائے گا ، اور قیامت میں انسان کی زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ساتھ ملائی جائے گی اور جس کی زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ملتی ہوگی وہ کامیاب ہو جائے گا اور جس کی زندگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے ہٹ کے ہوگی تو وہ ناکامیاب ہوجائے گا

اسی لئے میرے بزرگوں اور دوستوں

یہ دعوت تبلیغ کی محنت اسی لئے ہے تاکہ ہمارے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی آئے، ہمارے گھرانے میں ہماری بستیوں میں ، ہمارے کاروبار میں اور پوری امت کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی آئے ، اسی لئے یہ محنت ہے کیونکہ اللہ تعالی نے دنیا کو دارلاسباب بنایا ہے ، یہاں ہر کام کے لئے اللہ نے سبب بنایا ہے ، آپ کو روزی چاہیے تو محنت کرو ، آپکو پھل چاہیے تو محنت کرو ، اولاد چاہیے تو شادی کرو ، اور اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی زندگی چاہیے تو محنت کرو ، تو اس کے لئے ہر ایک مرد اور ہر ایک عورت اس بات کی محنت کرے کہ ہماری زندگیوں میں اور پوری امت میں اللہ کے احکام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کیسے زندہ ہو ، اسی لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو اس زندگی پر کھڑا کیا اور پوری امت کے اندر کیسے محنت کرے اس بات پر کھڑا کیا ، مرد عورتیں بچے بوڑھے سب اس دین کی محنت میں لگے تھے ، اور محنت کی ترتیب یہ ہے کہ ہم اپنا مال جان وقت دین پے لگائے

ہاں بزرگوں اور دوستوں
محنت کا معنی یہ ہے کہ ہم اپنا مال جان وقت وہاں پر لگائے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لگانے کے لئے فرمایا ہے ، اسی لئے ترتیب یہ بتائی کہ ہر ایک انسان کا مال جان وقت کلمہ کو سیکھنے پر لگے اور اس کو پھیلانے پے لگے ، اللہ کی عبادت پر لگے ، نماز روزہ زکوۃ حج پر لگے ، اور ہاں بزرگوں اور دوستوں اپنے مال جان وقت کو اللہ کی مخلوق کی خدمت میں لگائے ، یتیموں پر ، بیواہوں پر، مسکینوں پر ، محتاجوں پر اور اپنی ضرورتوں پر ، لیکن بغیر اسراف کے ، ہاں میرے بھائیوں اس لئے کہ اسراف کی کوئی حد ہی نہیں ہے ، اسراف کی مثال آگ جیسی ہے ، آگ میں کتنی بھی لکڑیاں ڈالی جائے وہ سب کو جلا ڈالے گی پھر بھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا ، فرمایا ایسا ہی اسراف ہے خواہشات ہے فضول خرچی ہے ، اسکی کوئی حد ہی نہیں ہے
اور میرے بزرگوں اور دوستوں
حاجت کی حد ہے ، بھوک لگی ہے کھانا کھایا روٹی کھائی اور خواہش کی کوئی حد نہیں ہے سو قسم کا کھانا دسترخواں پر لگا ہے اور کھا کر کہتا ہے کہ اگر فلاں قسم کا اور کھانا ہوتا تو بات بنتی اس لئے میرے دوستوں ضرورتوں کی حد ہے لیکن خواہشوں کی کوئی حد نہیں ہے
موبئیل رکھنا ضرورت ہے ہر مہینے بدلنا یہ خواہش ہے، گاڑی رکھنا ضرورت ہے لیکن ہر سال بدلنا یہ خواہش ہے ، نکاح کرنا ضرورت ہے لیکن اس میں فضول خرچی کرنا خواہش ہے اس لئے میرے بھائیوں آج کا مسلمان اپنی ضرورتوں کو نہیں بلکہ اپنی خواہشوں کو پورا کرنے میں لگا ہے
تو اس لئے میرے بزرگوں اور دوستوں ہر ایک مرد اور ہر ایک عورت اپنی زندگی کا رخ صحیح کرکے دین کے کام میں لگ جائے ، دین کی محنت میں لگ جائے ،

ہاں آج ہمارے دلوں کا رخ مخلوق کی طرف ہے حالانکہ ہمارے دلوں کا رخ ایک اللہ کی طرف ہونا چاہیے تھا ، آج ہمارے دلوں کا رخ مال کی طرف ہے اعمال کی طرف نہیں ہے ، اس لئے ہم مال کی لالچ میں اللہ کے حکم توڑ دیتے ہے ، آج ہمارے دلوں کا رخ دنیا کی طرف ہے اسی لئے دنیا کے فائدے کے لئے ہم اپنی آخرت کا نقصان کر دیتے ہے ، آج ہماری فکر یہ ہے کہ اچھے سے اچھا کپڑا مل جائے ، اچھے سے اچھا کھانا ملے ، اچھے سے اچھے مکانات ہو ، اچھے سے اچھی گاڑیاں ہو ، دھوم دام سے شادیاں ہو یہ آج ہماری چوبیس گھنٹے کی فکریں ہوتی ہے

حلانکہ میرے دوستوں

ہمارے دلوں میں دین کی فکریں ہونی چاہیے ، نماز کی اعمالوں کی اور دین کو سیکھنے اور پھیلانے کی فکریں ہونی چاہیے تھی

اس لئے میرے بھائیوں یہ آج آپ اور میں پختہ ارادہ کرے کہ آج سے جو ہماری فکریں ہو وہ دین والی فکریں ہو اس لئے ہر ایک یہاں سے یہ ارادہ کر کے جائے کہ ہم دین کو سیکھے گے اور پھیلائے گے اور دین کے کام میں فکروں کے ساتھ لگے گے ،

وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

طالب دعا

ریحان صاحب